© rasailojaraid.com

بخدمت جمیع پادریان ملّت مسیحیّہ

عیسائی اخبار نور افشاں میں ایک مراسلہ چھپا ہے جسکا عنوان ہے "بخدمت جمیع علماء ملّت محمدیہ عرض میرسانم" اس کے جواب کے لئے ہماری طرف سے یہ عنوان تجویز ہوا ہے۔ مناسب ہے کہ پہلے سائل کا اصل مضمون انہی کے الفاظ میں بتلایا جائے سائل نے مضمون فارسی میں لکھا ہے جو یہ ہے:۔

پوشیدہ نماند کہ از مضمون متن قرآن ہویدا کہ برائے سائر عالمیان خداوند مسیح آیات خدا است پارہ ۱۸ سورۂ مومنون رکوع ۳ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (اور کیا ہم نے بیٹے مریم کے کو اور ماں اسکی کو نشانی اور جاگہ دی ہم نے انکو طرف زمین بلند کی جاگہ رہنے کی اور پانی جاری کی) ایضاً پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۶ وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (اور وہ عورت کہ محافظت کی شرم گاہ اپنی کی پس پھونک دیا ہم نے بیچ اُس کے روح اپنی سے اور کیا ہم نے اُس کو اور بیٹے اُس کے کو نشان واسطے عالموں کے) ایضاً پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۲ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا (اور تو کہ کریں اسکو ہم نشان واسطے لوگوں کے اور بخشش ہے ہماری طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا) بایں ہر سہ صفات یعنی آیات خدا برائے سائر عالمیان و بخشش ایزدی برائے جمیع بنی بشر و امر ازلی موافق مضمون کتب مقدسہ متفق اللفظ والمعنی خداوند مسیح موصوف است آیات خدا یعنے نشان خدا مقولہ الوہیت کلمہ بروئے راست و درست می آید انجیل یوحنا باب ۱ و ۱۸ جملہ صفات پاک خداوند خدا ظاہر ہر کہ نشان خدا را دید خدا را دید انجیل یوحنا باب ۱۴: ۸ و ۹ و بخشش ایزدی است بکفارہ عصیان آدم و جمیع اولاد آدم ہر آں کسی کہ بر وے ایمان آرد و کفارہ گناہان خود داند نجات یابد انجیل یوحنا باب ۳ و ۱۶ وغیرہ و خود جائش از قدیم از ایام نازل است انجیل یوحنا باب ۱: ۱ و ۲ و کتاب میکاہ نبی باب ۵: ۲ پس ہر آں کسیکہ

ع‍ــہ شاید یہ قم مضمون کو فارسی ترجمہ قرآن نہیں ملا (مسلمان)

نشان خدا را شناخت خدا را شناخت منکر و تکذیب کنندہ نشان خدا منکر و تکذیب کنندہ خدا است و منکر او آنست کہ او را یکے از انبیاء و مساوی دیگران مخلوق داند حالانکہ او موجد خلق است انجیل یوحنا باب ۱: ۳ پس با مخلوق ایجاد کردہ شدہ او مساوی نمودنش ہتک عزت کردن او است و ہر کہ ہتک عزت نشان خدا کرد آنکس ہتک عزت خدا کردہ و ہتک عزت کنندہ خدا کافر است و ہر کہ مجسم شدن کلام اللہ نشان خدا و مصلوب شدہ مُردن بفدیہ عصیان آدم و جمیع اولاد آدم و بروز سیوم از مردگان زندہ شدہ بر خاستن و بر آسمان صعود کردن قبول نکند او تکذیب کنندہ نشان خدا باشد پس این چنین مردمان ہر قسم بوجہ مساوات مستوجب سزا آتش جہنم و جاوید ماندگان اندران خواہند بود۔ پارہ ۱ سورۂ بقر رکوع ۴ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشان ہمارے کو یہ لوگ رہنے والے آگ کے ہیں وہ بیچ اُس کے ہمیشہ رہینگے) ایضاً پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۱-۸ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشان ہمارے کو یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں) ایضاً پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۳-۲۱ و پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱۲-۸ و دیگر بمقامات بسیار اینچنین خبر دادہ لیکن چون مردمان فی زمانہ مانی الضمیر محمد صاحب و اصل مطلب قرآن را نمی فہمند چنانچہ مردمان حال پابند مذہبات شدہ رجوع نمیکنند و نمی فہمند و خود بذاتہ محمد صاحب بخوبی میدانست کہ منکران و تکذیب کنندگان نشان خدا کہ خداوند مسیح است ضرور بعذاب جہنم خواہند رفت از نیمراز شامیت و رفاقت اینچنین کسان خود را بیزار و برکنار قرار دادہ پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱۰ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (اور مت ہو اُن لوگوں میں سے کہ جھٹلاتے ہیں نشان خدا کے کو پس ہو جائیگا تو ٹوٹا پانے والوں سے) و بطریق پیشگوئی ہر ہمہ فریق ہا کہ قرآن را سند ایمان خود میدانند وغیرہ را خبردار کردہ کہ تکذیب کنندگان نشان خدا کہ خداوند مسیح است اندران روز قیامت عذاب آتش جہنم را دیدہ پشیمان خواہند شد پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۳-۲۷ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولا نکذب بآیات ربنا ونکون من المؤمنین (اور کاش کہ دیکھو تو جس وقت کہ کھڑے کئے جاویں گے اوپر آگ کے پس کہیں گے اے کاش کہ ہم پھیرے جاتے اور نہ جھٹلاتے نشان پروردگار اپنے کو اور ہو جاتے مومنین سے) مؤمنین تا بجان خداوند مسیح ہستند خبر دادہ دربارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۵-۲۳- اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ لہذا ملتمس ام کہ غفلت و تعصب را گذاشتہ و مقولہ وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا بالائے طاق نہادہ بر نشان خدا کہ خداوند مسیح است امروز ایمان آوردن باید زیرا ہر کہ بر نشان خدا ایمان آرد او بخدائے خدا ایمان آرد انجیل یوحنا باب ۱۲: ۴۴ و ۴۵ ورنہ پشیمانی روز قیامت پیش خواہد آمد و فوائد ہیچ حاصلے نخواہد بود در صورت دیگر اگر نشان خدا کدام دیگر است کہ بہ فرمانبرداری و اطاعت او استحقاق بہشت و حیات جاودانی حاصل میشود تا از نام او بندہ مسیح و بخته مطلع فرمایند والسلام علی من اتبع الہدی۔ رقیمہ بخود ارخان از مشن ہسپتال بگھنہ" (نور افشان ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء)۔

جواب۔ اس ساری مضمون کا مختصر مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کو قرآن مجید میں جو آیت اللہ کہا گیا ہے اور آیت اللہ کی تکذیب کرنیوالے جہنمی ہیں پس جو لوگ مسیح کی الوہیت اور خدائی سے انکار کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔

مضمون تو پہلے سے ہم نے بھی دیکھے ہیں اور بہت سے مغالطہ خور اور مغالطہ دہندہ مضمون نگار گذرے ہیں مگر اس مضمون نگار نے سب کو ماند کر دیا۔ سچ ہے ؎

تا دیدہ دیو سف را شنیدہ ٭ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اے جناب عربی میں ایک مقولہ اخلاقی دہلی زبانزد ہے جسکو ہر ایک زبان میں بطور اصول موضوعہ کے تسلیم کیا گیا ہے وہ یہ ہے تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ باطل۔ یعنی کسی کلام کی تفسیر ایسی طرز سے کرنی جو متکلم کے منشا کے مخالف ہو سراسر غلط ہے۔ آپ حضرت مسیح کا آیت اللہ ہونا قرآن مجید سے ثابت کر کے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ [illegible] حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا بنا بیٹھے ہیں۔ مگر کیا آپنے قرآن مجید میں وہ آیات نہیں پڑھیں جن میں مذکور ہے کہ جو لوگ مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں وہ کافر ہیں کیا وہ مقام

بھی نہیں پڑھا جس میں مذکور ہے کہ مسیح نے خود کہا کہ میرے پروردگار کی عبادت کرو۔ کیا وہ مقام بھی نہیں پڑھا جس میں ذکر ہے کہ خداوند تعالیٰ جب مسیح سے سوال کریگا کہ تو نے ان لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے معبود بنالو تو حضرت ممدوح کس عاجزی کے لہجہ میں انکار کرینگے کیا آپنے وہ مقام بھی نہیں پڑھا جس میں مذکور ہے کہ مسیح تو اللہ کا صرف ایک بندہ تھا وغیرہ ذلک۔ پس جب قرآن مجید کھلے لفظوں میں مسیح کی ابنیت اور الوہیت کی تردید کرتا ہے تو پھر کس منہ سے آپ بحوالہ قرآن مجید مسیح کی الوہیت ثابت کرنیکی ناکام سعی کرتے ہیں واللہ مجھے تمہارے حال پر رحم آتا ہے کہ تم لوگ کس ناکام کوشش میں لگے ہو اور اتنا بھی نہیں جانتے کہ مسلمان تو کجا خود عیسائی بھی تمہاری اس کوشش میں حق بجانب نہ سمجھینگے وہ بھی آپکی اس کوشش کو بانجھ کی اولاد تلاش کرنے کے برابر سمجھینگے جبر ورنہ آپ کو قرآن مجید کے مضامین حقہ سے آگاہی ہوتی بس اسی سے آپکی عیسائیت کا خاتمہ ہے ؎

تھامے ہوئے کلیجے کو آ گئے آپ ٭ مانگے جو بیدلی میں بھلا کیوں اٹھیں نہیں

اب سنئے حضرت مسیح کے آیت اللہ ہونے کے معنے۔

قرآن مجید شاہد ہے کہ تمام مخلوق خدا کی آیت (نشان) ہے ذرہ غور سے سنئے: وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی زمین میں خدا کی بہت سی آیات (نشانیاں) ہیں اور خود تمہارے اندر بھی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ اس آیت اور اس جیسی اور سیکڑوں آیات میں خدا کی مخلوق کو خدا کی آیات کہا ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح کے ذکر میں مسیح اور اس کی والدہ دونوں کو آیت اللہ کہا گیا ہے حالانکہ بقول عیسائیان مسیح اگرچہ مخلوق نہیں لیکن انکی والدہ تو یقیناً مخلوق ہیں پس جس طرح والدہ مسیح آیت اللہ ہے اسی طرح خود مسیح بھی آیت اللہ ہیں اس آیت میں یہ مزیت کہاں سے آگئی کہ خدائی کے درجہ پر پہنچ گئے۔ نہیں بلکہ جس طرح اور دنیا میں قدرتی واقعات آیات اللہ ہیں اسی طرح حضرت مسیح اور انکی والدہ بھی آیت اللہ ہیں۔

پس یہ امر زیر بحث رہا کہ ان دونوں کو کس حیثیت سے آیت کہا گیا ہے۔ اسکا جواب خود قرآن مجید نے دیا ہے ہمیں کچھ مزید تشریح لکھنے کی حاجت نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق جہاں ذکر ہے یہ بھی مذکور ہے کہ مریم (والدہ مسیح)

قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَّلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ (پ۱۶ع۲)

نے کہا مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ مجھے تو کسی مرد نے جائز طریق سے چھوا نہیں اور نہ میں زانیہ ہوں فرشتے نے جواب دیا کچھ شک نہیں تو ایسی ہی ہے مگر تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے اور ہم اسکو لوگوں کے لئے نشانی بنادینگے۔"

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی ذات اور مسیح کی آیت دونوں مخلوق الٰہی ہیں۔ اس بیان سے آپ کو اس بات کا بھی جواب ملگیا ہوگا جو آپنے اخیر مضمون کے سوال کیا ہے۔ کہ مسیح کے سوا اور کوئی آیت ایسی کونسی ہے؟ افسوس یہ سوال ایسا ناواقفی پر مبنی ہے کہ اس پر افسوس کرنا بھی قابل افسوس ہے قرآن مجید کے کوچہ سے گذر جانے والے بھی جان سکتے ہیں کہ قرآن کے محاورہ میں سب مصنوعات آیات اللہ ہیں۔ تمام قرآن مجید کو نہیں تو سورہ روم ہی کو بغور ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح ہر ایک مصنوع کو صانع کی نشانی فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک فرمایا ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش خدا کی

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ (پ۲۱ع۴)

نشانی ہے۔ تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف خدا کی نشانی ہے بیشک اس میں علم والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ رات میں تمہارا سونا اور دن میں بذریعہ محنت اللہ کا فضل تلاش کرنا خدا کی آیات ہیں۔ بیشک اس بیان میں سننے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

اس سورت میں بہت وسیع مضمون میں آیات اللہ کا بیان کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مخلوقات خدا کی آیات ہیں جو لوگ ان آیات پر غور نہیں کرتے وہ سخت گمراہی میں ہیں۔ ایک مقام پر ارشاد ہے کہ:۔

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖ اِنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ

انسان اپنے کھانے کو غور سے دیکھے کہ ہم اوپر سے

صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِیْھَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَیْتُوْنًا

پانی برساتے ہیں پھر زمین کو پھاڑکر اس میں دانے۔ انگور۔ سیب اور زیتون پیدا کرتے ہیں۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید ہمکو آیات اللہ کی طرف توجہ دلاتا ہے اور انپر غور کرکر نتائج پر پہنچایا جاتا ہے۔ پس مطلب صاف ہے کہ حضرت مسیح بھی اپنی والدہ اور دیگر مخلوق کی طرح ایک آیت اللہ (نشانی) ہے۔ اس میں اور دیگر آیات اللہ میں فرق یہ ہے کہ یہ آیت بوصف رسالت اور نبوت کے موصوف ہے۔ گویا اس میں دہرا حسن ہے اسلئے جو کوئی آیات اللہ بالخصوص مسیح سے منکر ہوگا وہ حسب تعلیم قرآنی جہنم کے لائق ہے۔ ایسا ہی جو لوگ مسیح کو مخلوقیت کے درجہ سے الوہیت کے درجہ تک پہونچاتے ہیں وہ بھی حسب اعلان قرآنی کافر ہیں۔

معذرت۔ نامہ نگار نے شاید بوجہ نہ جاننے اردو کے فارسی میں مضمون لکھا ہے جسکی مناسبت کی وجہ سے جواب بھی فارسی میں چاہئے تھا مگر چونکہ رسالہ مسلمان کی زبان اردو ہے اس لئے جواب اردو ہی میں دیا گیا +

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بدھ اور مسیح (علیہ السلام)

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ تجلی لاہور میں نکلا تھا جسکا کچھ حصہ گذشتہ نمبر مسلمان میں نکل چکا ہے۔ آج ہم بقیہ مضمون نقل کرتے ہیں عیسائی راقم مضمون لکھتا ہے:۔

"محمد خواہ کیسا ہی کم تعلیم یافتہ ہو اپنی توحید کی تعلیم کے باعث لوگوں کو آسانی سے سنا سکتا تھا۔ کہ خدا ایک ہے اور مجھ محمد کے ذریعہ وہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اسکی اطاعت کرو۔ اس سادہ انجیل[1] سے وہ بڑا متعصب مذہب پیدا ہوا جو جہان میں مشکل سے کبھی نہیں ہوا تھا۔ بشپ بٹلر صاحب فرماتے ہیں کہ اطاعت سارا مذہب ہے اور محمد صاحب نے اسی امر پر زور دیا۔ اور جس اسلام کی اس نے اشاعت کی اس کے یہی معنے ہیں۔

[1] یہ لفظ شائد اس طرح نہیں بلکہ بجائے "انجیل" کے "عقیدہ" ہونا چاہئے (مسلمان)؟

© rasailojaraid.com

اطاعت۔ پس ہر ایک بات میں خدائے واحد کی اطاعت کرو اور یہ انسان کے لئے جان لینا بڑی بات ہے کہ عالم ایک ہے اور ایک حکومت اور ایک نظام ایک ارادہ کل کو ترتیب دیتا ہے۔ بالکلام یہ عرب کی نئی پیدائش کا وقت تھا اور جہان کی تاریخ میں ایک ضروری ورق الٹ گیا۔ جب محمد صاحب فتحیاب ہو کر مکہ کے مندر میں داخل ہوئے اور یہ نعرہ مار کر کہ حق آ پہونچا ناحق کافور ہو جائے وہاں کے تین سو ساٹھ بتوں کو توڑ ڈالا۔ اس عقیدہ کے باعث کہ ایک ہی الٰہ ہے اور وہ اپنے ایمانداروں کے وسیلے دنیا پر اپنی مرضی قایم کرنا چاہتا ہے عرب کے الگ الگ فرقے متفق ہو گئے اور اس وقت یہ عرب ساری دنیا کا مرکز بن گیا۔ اور جبتک خدائے واحد کی حکومت کا خیال انکے دلوں میں تازہ اور زندہ تھا تو انہوں نے اس کے خادموں کی پشت ہی زور کو محسوس کیا کہ خدا کی مرضی کو ساری دنیا پر جاری کرائیں۔" (تجلی بابت مارچ ۱۹۳۰ء)

جواب۔ یہ مضمون بالکل ٹھیک ہے کہ دین صرف اطاعت کا نام ہے اسی لئے حضرت مسیح نے بھی اسی کو مدار نجات قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ۔

"اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر" (متی ۱۹ باب آیت ۱۷)

یہی تمام نبیوں کی تعلیم رہی ہے۔ ہاں جب سے عیسائیوں میں کفارہ کا خیال پیدا ہوا ہے تب سے انہوں نے دینی اطاعت کو حقارت سے دیکھنا شروع کیا ہے پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دین اطاعت کا نام ہے بالکل مطابق تعلیم الٰہی کے ہے۔ آگے آپ لکھتے ہیں:-

"کسی مذہب کا اٹھنا یا گرنا اسی پر موقوف ہے کہ اس میں خدا کا کیا تصور ہے۔ اب محمد صاحب کا دعوےٰ ہے کہ خدا کا جو تصور اس نے جہان کے سامنے پیش کیا وہ یہودیوں کے تصور سے زیادہ پاک وخالص ہے چنانچہ قرآن میں آیا ہے کہ "مسیحیوں کو کہو کہ ان کا خدا اور میرا خدا ایک ہے" لیکن فی الحقیقت مسیحی کاشف کی خاص تعلیم کو اس نے رد کیا۔ اور محمد صاحب کا خدا بلند اور قادر تو البتہ ہے لیکن دور رہنے والا اور ہیبت ناک۔ دل کے کھینچنے والا۔ اٹھانے والا اور پاک کرنے والی محبت سے معرا ہے

کیونکہ ایسی محبت کا تصور تجسم خدا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ اسکا ثبوت مل سکتا ہے۔ جن الفاظ میں اس نے خدا کا ذکر کیا ہے وہ بیشک پر زور اور درست تو ہیں مثلاً "اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زندہ سنبھالنے والا۔ نہ اسکو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونیوالا ہے وہ اس کو سب معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے۔ مگر جتنی وہ چاہے۔ اس کی کرسی زمین و آسمان پر حاوی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اسپر گراں نہیں اور وہ بڑا عالیشان اور عظمت والا ہے" (سورہ ۲ ع ۲۵) لیکن فرقہ طبعیہ کی طرح محمدی دین بھی خدا کا ایسا تصور ہمارے سامنے پیش نہیں کرتا جو نہ صرف قدرت میں کامل ہو بلکہ محبت اور پاکیزگی میں بھی۔ اللہ اور اسکی مخلوقات میں ایک عمیق اور اتھاہ گڑھا ہے جسپر سے گزرنا ناممکن ہے۔

ڈین ملین (Dean Milman) صاحب نے یہ ٹھیک کہا ہے کہ خدا کا یہ تصور ناقص ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ "اس زندگی میں بذریعہ دھیان خدا میں محو ہونے یا اس کی قربت حاصل کرنے یا آئندہ زندگی میں کمال حاصل کرنیکا تصور قرآن میں پایا نہیں جاتا"

جواب۔ اس مضمون میں نامہ نگار نے کئی ایک غلطیاں کھائی ہیں۔ اسلامی تعلیم کو بوجہ ناواقفی یا تعصب مذہبی کے جو اسے اصل شکل میں نہیں دکھایا بلکہ ایک بہت بری صورت میں ظاہر کیا ہے بڑا الزام اسلامی تعلیم پر یہ لگایا ہے کہ خدا کو ایک ہیبت ناک دکھایا ہے جو محبت سے معرا ہے افسوس ہے کہ یہ خیال قرآن شریف سے بہت ہی دور ہے کاش کہ نامہ نگار روز کور قرآن مجید کو ایک دفعہ بھی دیکھ لیتا۔ غور سے سنئے! قرآن مجید خدا تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں یہ نام بھی داخل کرتا ہے الرحمٰن[1]۔ الرحیم[2]۔ الودود[3]۔ الرؤف[4] یعنی بڑا رحم کرنیوالا[1]۔ بڑا مہربان[2]۔ بڑا پیارا[3]۔ بڑا پیار کرنیوالا[4]۔ پھر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ قرآن نے خدا کو محبت سے معرا بتلایا ہے۔ ہاں یہ جو اشارہ کیا ہے کہ خدا کے لئے محبت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا ثبوت نہیں دیا - سو یہ درحقیقت قرآن شریف کے لئے باعث فخر ہے۔ سچ ہے ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں -
اُن میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

خدا کو جسمیت سے آلودہ بتلانا مروّجہ عیسائی مذہب ہی کے لئے باعث فخر ہے - اسلام کو اس میں حصّہ نہیں -

تنبیہ :- ناظرین کو معلوم ہوگا کہ موجودہ عیسائیوں کا مذہب ہے کہ خدا نے اپنے لئے جسم اختیار کیا اور مسیح کی شکل میں ظاہر ہوا تاکہ اپنے بندوں کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو کفارہ نہ ہو سکتا - اسی طرف راقم مضمون نے اشارہ کیا ہے مگر اسلام خدا کو اس عقیدے سے پاک بتلاتا ہے اور فرماتا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سب کی سُننے والا اور دیکھنے والا ہے)

قرآن مجید کی تعلیم دیکھنے والوں کے نزدیک راقم مضمون کا یہ فقرہ کیسا مضحکہ خیز ہی کہ :-

"فرقہ طبعیہ کی طرح محمدی دین بھی خدا کا ایسا تصور ہمارے سامنے پیش نہیں کرتا جو نہ صرف قدرت میں کامل ہو بلکہ محبت اور پاکیزگی میں بھی"

ہم بتلا آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ (ناموں) میں جو قرآن مجید میں آئے ہیں رحیم ودود - رؤف وغیرہ بھی ہیں - غور سے سُنو! إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ - خدا تعالیٰ لوگوں کے حال پر بہت بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے -

مناظرہ میں انصاف یہ ہے کہ جو کچھ کسی مذہب میں ہو اگر کوئی اعتراض ہو تو اوسی مضمون پر ہو اور اگر وہ قابل قبول ہے تو اُسکو قبول کیا جائے یہ انصاف نہیں کہ اُس مذہب پر ناحق بہتان لگایا جائے یا ایسے مضامین پر اعتراضات کئے جائیں جو اُس مذہب میں نہوں - ایسے طریقہ اختیار کرنیوالے داناؤں اور واقف حال اصحاب کی نظروں میں کسی عزت اور قدر کے قابل نہیں ہوتے - آگے چلکر آپ لکھتے ہیں :-

"خدا کا جو علم محمدی دین کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اُس سے موٹی موٹی خوبیاں تو تربیت پا سکتی ہیں لیکن خدا سے کامل رفاقت حاصل کرنے اور مزرعہ دل کو سرسبز و خیز

بنانے کے لئے جہاں سے کہ ہم فروتنی اور خود انکاری و خود قربانی کی جڑیں غذا حاصل کرتی ہیں الٰہی اور مقدس محبت کی حرارت درکار ہے البتہ محمدی دین میں نہ صرف قادر مطلق خدا کا ذکر ہے بلکہ مقدس اور غفور الرحیم خدا کا بھی چنانچہ قرآن کی ہر سورۃ کے شروع میں یہ آتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی خدائے رحیم و رحمان کے نام سے لیکن یہ رحمت انسانی کمزوریوں کو معاف کرنے اور ان سے درگذر کرنے کے لئے ہے ان سے انسان کو آزاد کرنے کے لئے نہیں "اللہ چاہتا ہے کہ تم (پر) سے (بوجھ) ہلکا کرے کیونکہ انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہے (سورہ ۴-۲۸) یہ اس مشہور سورہ کا مضمون ہے جسمیں محمدیوں کی خواہشوں اور غلطیوں کو کھلم کھلا اجازت دی ہے اور بار بار یوں یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ "خدا جاننے والا حکمت والا ہے"، خدا جانتا ہے کہ انسانی ذات کیسی کمزور ہے - وہ خواہشات نفسانی کی شدت سے آگاہ ہے اور کامل پاکیزگی کا انسان سے متوقع نہیں - یہ خدا جو انسان کو اپنے مانند بنانے کا انتظام نہیں کرتا مسیح کے خدا سے متفرق ہے جس کا یہ خوبصورت پُرامید حکم ہے تم پاک بنو کیونکہ میں پاک ہوں - کامل بنو جیسا تمہارا باپ جو آسمان میں ہے کامل ہے الغرض جو خدا کا ناقص تصور محمد صاحب نے بیان کیا ہے اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سوائے کامل پاکیزہ انسانی ذات خدا کی قدسیت کا لائق تصور پیدا ہو سکتا ہے یا خدائے مجسم کے ذریعہ سے اسکی محبت کا تصور ہو سکتا ہے جس نے اپنے تئیں خالق کہا اور انسان بن کر انسانوں کے لئے جان دی تاکہ ان کے ساتھ اس کا اتحاد ہمیشہ کے لئے ہو جائے"

جواب - اس پیرے میں راقم مضمون نے اپنا عندیہ کھلے لفظوں میں بیان کر دیا ہے کہ وہ خدا کو کس طرح جانتا ہے اور کن معنے سے نہ جاننے سے اسلام پر خفا ہے چنانچہ آپ کا یہ فقرہ خاص عزت کے قابل ہے کہ :-

"یہ خدائے مجسم کے ذریعہ سے اُسکی محبت کا تصور ہو سکتا ہے جسنے اپنے تئیں خالق کہا اور انسان بنکر انسانوں کے لئے جان دی"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واہ! سبحان اللہ ایسے خدا کو اسلام کیونکر نہ مانتا جو انسان بنکر جان دیتا جسکے صاف معنے یہ ہیں کہ وہ اپنے بندوں سے عاجز ہے۔ مغلوب ہے بلکہ بندوں سے مقتول اور مصلوب بھی ہے۔

عیسائیو! سنتے ہو! قرآن شریف تمہارے اس غلط خیال کو کس طرح رد کرتا ہے غور سے سنو! وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وہ اللہ اپنے تمام بندوں پر غالب ہے کوئی نہیں جو اُس کے آگے چوں کرے سچ ہے ؎

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند * عالمی را در دمے ویراں کند

خدا سے رفاقت حاصل کرنے کی تعلیم جو قرآن مجید نے دی ہے اُس سے بہتر تو کیا اُس کے برابر بھی کہیں نہ ہوگی۔ غور سے سنئے!

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (مزمل)

دیکھئے! اس آیت میں قرآن مجید نے کس خوبی سے بندوں کو خالق کے ساتھ جوڑا ہے اور کس لطافت سے مضمون ادا کیا ہے۔ ارشاد ہے ای لوگو! اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کیا کرو اور اسی کی طرف لگ جاؤ وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ" کیا انسانی مرادہ دل کے سرسبز کرنے کو یہ حکم کافی نہیں؟ نامہ نگار مذکور نے بڑی جانفشانی سے ایک فقرہ لکھا ہے کہ تم پاک ہو کہ میں پاک ہوں۔ مگر بغور دیکھا جائے تو اس میں بھی قرآن شریف نے کمال کیا۔ قرآن مجید نے صرف یہ نہیں کہا کہ تم پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں بلکہ یہ کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (خدا ایسے تعالیٰ پاکوں سے محبت کرتا ہے)۔ غرض قرآن شریف پاکی حاصل کرنے پر محبت کا وعدہ کرتا ہے اور انجیل کچھ بھی نہیں بتلاتی کہ پاک ہونے سے ہمیں کیا حاصل۔ اس فقرے سے ہمکو کس فائدہ کی توقع ہو سکتی ہے کہ:-

تم پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں۔

اسی طرح اب اگر کوئی خدائی کلام اس طرح تعلیم دے کہ:-

تم نہ کھاؤ نہ پیو کیونکہ میں بھی کچھ نہ کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں

اور یہ بھی کہے کہ:-

تم نہ بیوی کرو نہ بچے جنو کیونکہ میں بھی نہ شادی کرتا ہوں نہ بچے جنتا ہوں وغیرہ

تو اس سے بندوں کو کیا حاصل؟ بلکہ بندوں کو تو یہ بتلانا چاہئے تھا کہ تم یہ کام کرو تا کہ میں تم سے پیار کروں یا نیک جزا دوں۔

نامہ نگار نے یہ خوب کہا کہ:-

"یہ تھا جو انسان کو اپنی مانند بنانے کا انتظام نہیں گو تاسخ کے خدا سے متفرق ہے"

اسکا مطلب یہ ہے کہ مسیحی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان خدا کی مانند ہو جاتا ہے قطع نظر اس امر کے کہ آیا واقع میں ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ انسان خدا کی مانند بنجائے۔ قرآن مجید اس خیال کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے اور عقل انسانی بھی اسکو ناپسند کرتی ہے۔ قرآن مجید خدا کی صفات کاملہ کو بیان کر کے فرماتا ہے:-

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

یعنی خالق اور غیر خالق ایک سے ہو سکتے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں چونکہ خالق اور مخلوق کا مانند ہونا محالات سے ہے اسلئے قرآن مجید نے اس راستے سے ہٹا کر مسلمانوں کو سیدھے رستہ پر چلایا ہے کہ تم نیک کام اس لئے کرو کہ خدا کے پیارے اور محبوب بنجاؤ۔

(باقی آئندہ)

شکریہ

جن ہمعصر احباب نے مسلمان پر ریویو کر کے یا اسکا اشتہار درج کر کے عزت بخشی ہے۔ مسلمان اُنکا تہ دل سے شکر گذار ہے۔ اور جنہوں نے ہنوز اس طرف توجہ نہیں کی اُنکو توجہ دلاتا ہے۔ (اڈیٹر)

© rasailojaraid.com